جلد ۵ | بمبئی دوشنبہ ۱۷ شعبان المعظم ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ع | نمبر ۵

مقدمۃ الجیش

اب تو ہرنی ہونے لگی

حیدرآباد کے ایک ہندو وانیئے کے مسلمان ہونے پر ہندوؤں کی نسبت
بھنگیہ خبر مشہور ہے کہ اس شخص کا نام پہلے بھیکو لج عرف
بندا سرن تھا بر رضا و رغبت خود ۲۳ نومبر ۱۹۰۰ع میں مسلمان ہوا
اور مولوی شہاب الدین صاحب سے بیعت کی۔ اب سنا گیا ہے کہ وہ
شخص کسی طرح سے پھر ہندو دھرم میں داخل ہو گیا اور طرفہ یہ کہ
اسکے بھائی بندوں نے بھی اپنے دھرم میں بھرشٹ ہونیکا خیال
نہ کیا اور بلا تکلف اسکے ساتھ کھانے پینے میں ... اسپر ہم کچھ
لکھنا نہیں چاہتے کیونکہ مذہبی چھیڑ چھاڑ ہمارا شیوہ نہیں مگر
ان چند لوگوں نے اس معاملہ کے متعلق اشتہار چھپوا کے عام طور پر
شائع کئے ہیں اور نہایت فخر کرتے ہیں کہ وہ زیادہ [illegible]
اگر اس شخص کے دل میں اسلام نے جگہ کی ہے تو وہ [illegible]

آخر منشا کیا ہے

امیر صاحب والی کابل [illegible] کی نسبت جلال آباد سے
خبر ضرور آ جاتی ہے کہ انہوں نے بہت سا سامان جنگ ولایت
سے منگوایا ہے اور اپنے کارخانہ میں بھی تیار کر رہے ہیں
اور اس سال میں تو کئی خبریں ایسی آئی ہیں۔ یہ آخری سال
کی خبر بڑی نعمت ہے۔ نئی ساخت کی انگریزی بندوقیں
امیر صاحب نے ولایت سے کئی ہزار منگوائی ہیں ولایتی کارخانوں
سے ... بھی منظور کر لیا۔ اور اپنے کارخانہ میں بڑی جنگی
توپیں بنوا رہے ہیں سرگرمی کیساتھ کام ہو رہا ہے۔ ایک جرمنی
کاریگر کے یہ کام سپرد کیا ہے پہلے اسکی تنخواہ ۵۰۰ روپیہ تھی اور
اب ہزار کر دی۔ وہ کاریگر بھی بہت اعلیٰ درجہ کا ہے اور
امیر صاحب اسکی قدر بھی بہت کرتے ہیں۔ ایک دفعہ نئی
ترکیب کی توپ بنا کے امیر صاحب کی نذر کی اسکے صلہ میں
امیر صاحب کی تعریف کی اسکے صلہ میں امیر صاحب نے ۵ ہزار روپیہ

واقعی بے مثل ہے

اودھ والے ہیں یہاں جنگ جنوبی افریقہ کی نسبت فرماتے
ہیں کہ ہماری فوجوں نے اس میں ایسی بہادری دکھائی
تا کہ بڑا ثبوت ملا کہ اگر ہم کو غیر کیا جائے تو وہ
پھر فرماتے ہیں کہ یہ جنگ جنگی تواریخ میں بے مثل سمجھی
جائیگی۔ دریں چہ شک۔ اسکے بے مثل ہونے میں بھلا کس کو
کلام ہے۔ دنیا کے پردہ پر ایسی جنگ کبھی ہوئی ہوگی سوائے
روستم کے زمانہ میں لڑائیاں تو بڑی بڑی ہوئیں اور
سالہا سال جنگی سلسلہ جاری رہا۔ مگر ایسی جنگ تو کوئی
نہیں ہوئی کہ اکیلی مہمان ۱۲ مہینے تک جاری رہا ہو اور بڑی
ہندوستانی ... کا مضمون ہے۔ افسوس کہ ... زبان
بیمثل ہو ... زبان کی۔ اسکے بے مثل ہے کہ زیادہ سے
زیادہ ایک لاکھ بیس ہزار کے مقابلہ ۲ لاکھ بہادر انگریزی سپاہ
تک مقابلہ کرتے رہے۔ یا یہ کہ دیوزاد ... قوم

روٹی کپڑا نہیں بیچ سکتے۔

ہماری سرکار ہندستان [illegible] کی مشکل [illegible] ہزاروں وحشی زمینوں کی [illegible] دونوں تو سب سے بہتر بھی ہے کہ [illegible] سے کپڑے [illegible] کی جنگ ایک [illegible] نہیں ہوتا اور [illegible] سے کوئی [illegible] جو [illegible] کروڑوں میں [illegible] بیچتے ہیں ان کو [illegible] بھی روٹی [illegible] نہیں دیکھتے [illegible] ایسے خیال ظاہر کرتے ہیں [illegible] اور انسان نے [illegible] کہ [illegible] وحشی [illegible] جو ہم [illegible] تو ہم نہ پہنچا سکے۔ [illegible] وحشی ہیں [illegible] ہماری [illegible] کو کہ [illegible] ہو جاتے ہیں [illegible] میں [illegible] ملکی غریب [illegible] وہ [illegible] اور [illegible] کے خلاف [illegible] ہیں [illegible] اپنے [illegible] روٹی [illegible] ممکن تھا کہ وہ [illegible] اور [illegible] کی پالیسی [illegible] کر کے [illegible] مرنا اور [illegible] میں [illegible] ہے [illegible] جو [illegible] دشمن [illegible] خیال کرتے [illegible] انگریزوں کی [illegible] ضرورت نہیں [illegible] جنگ [illegible] ہماری تجارت کی [illegible]

ڈاکٹری کا پردہ پھٹ گیا!!

یہ مرض کچھ [illegible] لوگوں کو نہیں [illegible] علاج الٹا [illegible] پر سرسری نظر ڈال اور [illegible] گئے صاحب جو مریض آیا۔ [illegible] جاری کر دیا۔ ایسا ہو گیا تو حکیم جی کی وجہ سے مر گیا تو یہی [illegible] ایسے کئی نامی گرامی [illegible] رکھا ہے۔ [illegible] ایک حکیم [illegible] ہے۔ ڈاکٹروں کی نسبت ہم سمجھتے تھے کہ [illegible] نہیں [illegible] کا مرض نہیں [illegible] کیسا بھی نالائق اور [illegible] طبیعت کا ہوگا۔ تمام کتابیں اور [illegible] سال کالج میں [illegible] حال [illegible] خیال [illegible] ڈاکٹر [illegible] اور [illegible] کو اور انہوں نے [illegible] اور ان کو [illegible] اگر [illegible] مسیح علیہ السلام بھی [illegible] میں آ جائیں [illegible] ڈاکٹروں [illegible] لوگ [illegible] صاحب کی [illegible] اگر [illegible] ہو جائے تب بھی [illegible] کو [illegible] ڈاکٹر [illegible] ہیں [illegible] ڈاکٹر [illegible] کالج [illegible]

سرحدی جنگ کی بنیاد پڑ گئی!

سرحدی وحشیوں نے ایک عرصے سے اودھم مچا رکھی تھی۔ کبھی [illegible] اور [illegible] کبھی [illegible] ہاتھ صاف کر گئے کبھی گاؤں کو لوٹ لیا غرض ہر ہفتہ ایک نہ ایک واردات کرتے رہتے ہے۔ اور ہم سے یہ سمجھ لیا تھا کہ گورنمنٹ [illegible] جنگ بنگال میں [illegible] ہے [illegible] بھی [illegible] سے ان کی [illegible] مسلمان [illegible] کی [illegible] معاف کر دیں۔ اگر [illegible] ہو [illegible] نہیں [illegible] اور [illegible] ایک [illegible] اگر [illegible] شمشیر [illegible] اعلان [illegible] وحشی [illegible] جنانچہ [illegible] سرکار [illegible] اور [illegible] دیکھا جائیگا [illegible] اور [illegible] کیا [illegible] اعلان [illegible] شمشیر کی جنگ [illegible] شروع کر دیا [illegible] اعلان [illegible]

سڈیشن نہوا اندھیر ہو گیا

بمبئی مین ایک انگریزی اخبار ہے سپکٹیٹر جو نکلتا ہے اور اسکا ایڈیٹر مسٹر ملاباری ہے۔ یہ شخص [illegible] اور دشمن ہے گورنمنٹ کی کارروائیون پر بیدھڑک جرح قدح کرتا رہتا ہے اسنے حال مین ایک رسالہ شایع کیا جس مین ہندوستان کی بربادی کے اسباب اور اسکی ترقی کے ذرائع کا ذکر کیا اور ہندوستانیون کو عبرت دلائی کہ [illegible] دیکھو کیا تھے اور کیا ہوگئے تم اپنی کاہلی کم ہمتی بغض وحسد سے اپنے ہاتھ پاؤن کٹا بیٹھے۔ یا تو وہ زمانہ تھا کہ تمہاری بنائی ہوئی چیزون کو یورپین اقوام حیرت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتی تھین یا یہ زمانہ ہے کہ تم ہر چیز مین اونکے محتاج ہوگئے۔ وہ قومین جن ہندوؤن کو اینٹ پتھر لکڑی لیے۔ سو ہر کے بھیجتی ہین تم اون کو [illegible] اشرفیون سے بھر کے واپس کرتے ہو۔ غرض مسٹر ملاباری نے بعض فقرے اسی قصد کے اوشلائے تھے کہ جن سے ہندوستانیون کو جوش آجائے۔ اور وہ اپنی حالت درست کرنے کے لئے چاق چوبند ہوجائین۔ اس کتاب کی نسبت ڈائرکٹر سرشتہ تعلیم نے لکھا کہ یہ سراسر سڈیشن سے بھری ہوئی ہے۔ ایڈیٹر مسٹر ملاباری بہت بگڑے۔ اور ڈائرکٹر صاحب کے اخبار مین جڑ لے ڈالی۔ اور اسی پر اکتفا نہ کی گورنمنٹ کی خدمت مین بھی پرائیوٹ شکایت لکھ ماری کہ ڈائرکٹر کی نامعقول حرکت تو ذرا ملاحظہ ہو اس کتاب کو پولٹکل امور سے کچھ بھی واسطہ نہین اور انہون نے اسکو سڈیشن سے بھری ہوئی بتلادی۔ گورنمنٹ جیسے [illegible] کے لکھے کو وحی آسمانی سمجھتی ہے تو ڈائرکٹر کے لکھے کو وحی منزل سمجھے [illegible] نہین۔ آخر مسٹر ملاباری کے خلاف [illegible] ایسا جواب دیا کہ مسٹر ملاباری

اپنا سا منھ لیکر رہ گئے

گورنمنٹ نے لکھا کہ ڈائرکٹر صاحب نے کتاب کی نسبت جو کچھ لکھا ہر وہ صحیح بلکہ اصح ہے۔ مگر ایڈیٹر [illegible] تو یقین دلاتے ہین کہ جو کچھ لکھا ہے محض ہمدردی قوم کے خیال سے لکھا ہے اسلئے آپسے بازپرس نہین کیجاتی ورنہ سڈیشن کا شکنجہ تمہارے ہاتھ پاؤن جکڑنے کیلئے تیار تھا۔ اس کتاب کی نسبت حضرت پاینیر نے میٹھی چھری بنکر ایسا کاٹ کیا کہ [illegible]۔ بظاہر تو مسٹر ملاباری کی ہمدردی کی مگر باطن مین اسکی تمام امیدون کی جڑ کاٹ دی۔ پاینیر صاحب فرماتے ہین کہ واقعی ایسی تحریر سڈیشن سے بڑھ کر رنجش خیز ہے جسمین یہ ظاہر کیا جائے کہ گذشتہ زمانہ موجودہ زمانہ سے بہتر تھا کیونکہ موجودہ زمانہ کی خرابیان ثابت کرنے سے گورنمنٹ کی ہتک اور بدانتظامی ثابت ہوتی ہے۔ اور جب گورنمنٹ کا انتظام ناقص ثابت ہوگا تو دیسی رعایا مین ضرور [illegible] اشتعالک پیدا ہوگی۔ کہ کسی ایسی گورنمنٹ کو ڈھونڈنا چاہے جو واقعی بیدار مغز اور رعایا پرور ہو۔ اور جب وہ خود دوسری گورنمنٹ کی متلاشی ہوگی تو ضرور ہے کہ گورنمنٹ کی غلطیان دیسی رعایا مین [illegible] کی ٹھہر جایگی۔ سوا اسکے کسی اخبار نویس یا رسالہ باز کو یہ نہ کہنا چاہیے کہ موجودہ زمانہ پچھلے زمانہ سے بڑا ہے بہرحال اس زمانہ کی تعریف ہی کرنی چاہیے۔ خوب بہت خوب۔ واہ پاینیر صاحب آپنے خوب قانون سڈیشن کو وسعت دی۔ یہ حاشیہ آپکے ایسا چڑھایا کہ کسی پارلیمنٹ ملک کو بھی نہ سوجھا۔ اگر سڈیشن کی یہی تعریف ہے کہ وہ کسی ہندوستانی کو [illegible] تو اندھیر ہو جائیگا۔ اگر گورنمنٹ نے بھی اس تعریف کو تسلیم کرلیا۔ تو

بس ہم تو مر لیے

کیونکہ ہمارا فرض جیسا کہ گورنمنٹ کی خیرخواہی ہے ایسے ہی قومی طرفداری بھی ہمارا فرض ہے اور اگر یہ پرچہ [illegible] ضروری ہے کہ گورنمنٹ کی پائداری موقوف ہے رعایا کی خوشنودی پر اور گورنمنٹ رعایا کو خوش اوسی وقت رکھ سکتی ہے کہ جب اوس کے کانون تک رعایا کی رنجش اور خوشنودی کے ذریعے پہنچ سکین۔ اور یہ بات سوائے دیسی اخبارات کے ممکن نہین۔ انگریزی اخبارون کو خود تو کبھی توفیق نہین ہوتی کہ وہ کسی [illegible] غریب دیسی [illegible] اونکے انکا بہلا کر دین۔ [illegible] غضب کے [illegible] تو یہ خیرخواہی کے مضامین کی نسبت گورنمنٹ کو اشتعالک دلا دلا کر دیسی اخبارات کا سلسلہ بھی منقطع کرانا چاہتے ہین۔ وہ [illegible] کو اچھی طرح سمجھ رہے ہین کہ اگر گورنمنٹ نے اونکے منشاء کے موافق ایسے مضامین کی نسبت مدد چاہی اڈیٹرون کی گردن دبوچ دی تو پھر جلد ہی ہند مین اندھیر نگری چوپٹ راج والا معاملہ ہوجائیگا۔

ہمانا کہ گورنمنٹ اپنے افسرون کی نیت اور اونکی کارروائیون کی جانچ پڑتال کرتی رہتی ہے مگر جو فائدہ کہ اوسکو [illegible] کی شکایت رسالہ سے پہنچ سکتا ہے وہ ذاتی تحقیقات سے ہرگز نہین پہنچ سکتا۔ کیونکہ اونسے جو تحقیقات کا طریقہ اختیار کر رکھا ہے وہ محدود بلکہ نہایت ہی تنگ ہے جس محکمہ کی بدعنوانی کی نسبت اوسے حقیقت حال سے مطلع ہونا منظور ہے۔ اگر اوسکا اعلی افسر اوس معاملہ پر خاک ڈالنی چاہے تو ممکن ہی نہین کہ پوری طور پر گورنمنٹ اصلی حال معلوم کرسکے اصل حال خارجی ذریعہ سے معلوم ہوگا [illegible] ہمیشہ [illegible]

بزرگان دین مد دگرین

پریسیڈنٹ کروگر بچارہ اپنی کوششون مین ناکام ہی رہا۔ وہ جیسا گیا تھا ویسا ہی پھرا۔ فرانس مین اوسکی آؤبھگت تو بہت کچھ کیگئی مگر زبانی تواضع پر ہی ٹال دیا گیا۔ پھر وہ جرمن کیطرف روانہ ہوا شہنشاہ جرمن نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ شہنشاہ جرمن کیطرف سے تار آگیا کہ مجھے نہایت افسوس ہے کہ بعض پولیٹیکل پیچیدگیون کے سبب سے مین آپسے اسوقت نہین مل سکتا۔ مین بالکل مایوس تو نہین کرتا۔ بار زندہ صحبت باقی کا مضمون سمجھئے۔ پھر اوسنے اٹلی وغیرہ کی طرف رخ باندھا۔ وہان سے بھی ایسا ہی جواب ملا کہ جس سے بچارے کا دم ٹوٹ گیا۔ بعض مقامات کی رعایا نے تو بہت بڑی ہمدردی ظاہر کی چنانچہ کولون مین کروگر کی آمد آمد سے رعایا مین ایسا جوش پیدا ہوگیا کہ ایک گروہ نے پیرس کے سفیر برٹش بنانا بیگانا پر حملہ کردیا اگر پولیس فوراً امداد کو نہ پہنچ جاتی تو وہ عزت برباد کردیتے جب وہان کی گورنمنٹ نے رعایا کا یہ جوش دیکھا تو عام طور پر اظہار مسرت کی ممانعت کردی بعض سوسائیٹیون نے اوسکی آؤبھگت کیلئے بڑی بڑی تیاریان کی تھین وہ سب دھری رہگئین غرض یہ ہے کہ مسٹر کروگر کی تقدیر زور کرکے رہگئی۔ وہ جہان جہان گیا وہان کی پبلک تو اسباب پر آمادہ ہوگئی کہ ہماری گورنمنٹ اگر ذرا بھی ساتھ دینے کو مستعد ہو جائے تو ہم پریسیڈنٹ کروگر کیلئے کھڑے ہو جائین۔ مگر اون کو ایسا موقعہ نہین ملا پھر بھلا بچارے کی حمایت کون کرسکتا تھا جب آرینج فری سٹیٹ والون کو ہر طرح مایوسی ہوگئی تو وہان کے چیف جسٹس نے اپنے دینی پیشوا اون کی طرف رجوع کیا کہ وہ بیچ مین پڑکر جلد ایسا فیصلہ کردین ہم

چینی فیصلہ

چینی سلطنت کی بہت کچھ کوشش کا یہ نتیجہ تو نکلا کہ تمام طاقتون کے وزیر اور فیصلہ کیلئے راضی ہوگئے چینی سلطنت نے جن شرائط کے ساتھ جاتا تھا اوس طور پر تو نہوا اگرچہ پہلے دول یورپ نے شرائط نامہ مین بیدہب اٹھایا ہے وہ نہین ہے شہزادون کا قتل تو چھوڑ ہی دیا گیا۔ اور کسی افسر کے قتل کے لیے اصرار نہین ہے بلکہ اوسی کے دھرم پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ اس سے جہان تک ہوسکے روکے لگاکے اپنے افسرون کو سخت سے سخت سزا دے۔ خرچہ کی نسبت کچھ نہین کہا گیا مگر ان تاوان جنگ کی بابت دول یورپ نے عالی حوصلگی کا اظہار کیا اوسکی کہا کہ گورنمنٹ باضابطہ اسکا اقرار کرلے کہ بوکسرون نے جو پادریون کا خون کیا۔ اور یوروپینی فوجون کا نقصان کیا۔ اس قصور کو سلطنت اپنے سر لیتی ہے۔ اس قصور کا اقبال کرلینا ہی تاوان ہے۔ اس شرط سے شاید چینی گورنمنٹ بیکل ہوئے کیونکہ اسکو بھی نشیب و فراز کا خیال کرنا ہی پڑیگا۔ اس شرط مین کوئی بہت بڑی چال معلوم ہوتی ہے اور جس کے منہ سے جرم کا اقبال کرالیکے خدا جانے کیا اوس بچارے کی گت بنائی جائیگی۔ کیونکہ جنگ کے تاوان مین چین معقول معاوضہ دینے کو تیار تھا لیکن انہون نے اوسکو چھوڑکے صرف اقبال جرم کی درخواست کی تو اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ضرور کچھ دال مین کالا ہے۔ یا شاید دول یورپ نے خیال کیا ہو کہ ہر سلطنت علیحدہ علیحدہ تاوان کا مطالبہ کریگی تو سلطنت چین کی ناک گھی ہو جائیگی اور اگر وہ مجموعی تاوان کے طور پر بہت بڑی رقم یا جائداد ترکہ دے تو پھر حصہ بخرا کرنے مین مجھگڑا ہو جانیکا اندیشہ ہے اسوجہ سے یہ ترکیب نکالی

کدورت دبی نہین رہتی

فرانس اور روس جو بعض معاملات مین برٹش گورنمنٹ کے مخالف ہوئے یا بعض معاملات مین یہ اونکی مخالف ہوئی تو اسکے دلون مین کچھ ایسا انقباض پیدا ہوگیا کہ ان دونون سلطنتون کا اسکے ساتھ صفائی کا میل جول نہین رہا کدورت بڑھتے بڑھتے اس درجہ کو پہونچگئی کہ اوسکا اظہار گسیر وقت فوجی سپاہیون کیطرف سے بے اختیار ہو جاتا ہے۔ سلطنت کے بیدار مغز اراکین تو ہر بات کے نشیب و فراز کو بخوبی سمجھ سکتے ہین مگر فوجی افسر تو اگر مگر کو ہیچ و پوچ سمجھتے ہین۔ بس انہون نے تو یہ سمجھ لیا کہ فلان سلطنت باطن مین ہماری مخالف ہے اور اسی تاک مین لگ گئے کہ موقع ملے سے بے تحاشا مرمت کرڈالین ہماری فوج تو مہذب ہے اوسنے کبھی کوئی ایسی کارروائی نہین کی کہ جس یورپ مین تہذیب سفید کی پر بٹہ لگے لیکن فرانسیسی اور روسی فوجون سے ضبط نہو سکا بعض موقعون پر انہون نے برٹش فوج کے ساتھ ایسا سلوک کیا کہ جس سے صاف طور پر رنجش کا ثبوت ہوگیا۔ چھوٹی چھوٹی باتون کا تو ذکر کرنا ہی کیا مگر ان میں معاملہ قابل ذکر بلکہ قابل غور ہے کہ شنگہائی مین کچھ انگریزی بستی ہے فرانسیسی فوج کے سپاہی انگریزی حد مین گھس گئے۔ اور چند انگریز سولجر نیز حملہ کر بیٹھے اور انگریزی پولیس کی کوششون سے فرانسیسی فوج نے گویا اس طریقہ سے پیچھا چھڑایا کہ برٹش افسر کچھ بھی نہین کرسکتے تو ہمین دو دو ہاتھ کی سوجھی مگر برٹش افسر بچے بیوقوف تو تھے ہی نہین جو ایسی نازک موقعہ پر بات کا جھگڑا بناتے زبانی دورت وکیک کرکے وہ جھگڑے سلطنت معاملہ بھی رفع دفع ہوگیا نہایت کوشش و سعی کرکے ہمارا اسی ضمن مین روسی فوج کچھ شرارت

ہندی مسلمانونکی عالی ہمتی

چندہ حجاز ریلوے

اسمائے سامی	مقام	رقم	معرفت
کرامت اللہ خان صاحب جیلر	الکیم پور	[illegible]	مولوی محمد سجاد صاحب
مقصود خانصاحب	شاہجہانپور	[illegible]	ڈپٹی عبدالواحد صاحب
عبدالطیف خان صاحب زمیندار دریا	اکبر آباد	[illegible]	حمید خانصاحب
وزیر محمد تقی عبدالرشید ماسٹر ہیڈ مسٹر جینٹ	کاسٹی	[illegible]	
حاجی صدا بخش صاحب	کلکتہ	[illegible]	شیخ وزیر صاحب
حاجی حاجی بخش صاحب	″	[illegible]	″
شیخ رکھی میان صاحب چرم فروش	″	[illegible]	″
شیخ غوثی میانصاحب	″	[illegible]	″
شیخ عزیز صاحب	″	[illegible]	″
عبدالحق صاحب	″	[illegible]	″
عبدالشکور صاحب	″	[illegible]	″
عبدالرحمن صاحب	″	[illegible]	″
شیخ امیر صاحب	″	[illegible]	″
شیخ شہاب الدین صاحب	″	[illegible]	″
شیخ غلام حسین صاحب	″	[illegible]	″
میزان		[illegible]	
رقم سابقہ		[illegible]	
میزان کل		[illegible]	

اوٹھانہ سکو جلادیا

وحشی ڈچون کی کارروائیان اب تو بہت ہی بیہودگی آمیز سننے مین آنے لگین - وہ ظالم ہماری بہادر فوج کے ہاتھ دھوکر پیچھے پڑ گئے ہین ہماری فوج اون کو جگہہ جگہہ سے بھگاتی ہے شکستین دے دیکر اونکا دل توڑتی ہے مگر وہ ظالم ایسے بیحیا ہین کہ اونپر اس شکستگی کا ذرا بھی اثر نہین ہوتا وہ گردان کبوترون کی طرح ادھر ادھر کاوے کاٹ کے اپنی ہی چھتری پر آکے بیٹھتے ہین جب ہماری بہادر فوج ہش ہش کردیتی ہے تو وہ اوڑ جاتے ہین - اور پھر دو چار روز بعد وہین آمرتے ہین بخبر جی اسکو تو بھگت لیا جائے - اگر وہ یون ہی مرے پڑے رہین تو ہمارا کوئی ہرج نہین وہ ظالم تو سر قعد کی تاک مین لگے رہتے ہین - ذرا بھی ہماری فوج کو غافل پایا - اور کوئی نہ کوئی واردات کر بیٹھے اس ہفتہ مین ظالم ایک ایسی کارروائی کر بیٹھے کہ ہمکو جلاکر خاک کردیا - پریٹوریا اور روسٹنبرگ کے درمیان جنرل ڈیبیری نے صرف ... سپاہیون سے ہمارے سامان رسد پر حملہ کر ڈالا - اور آتے ہی انہون نے کچھ ایسی ہوحق مچائی کہ ہمارے محافظین ہٹ بٹا گئے - آخر یہ ہوا کہ انہون نے تمام سامان پر قبضہ جما لیا - پھر تو محافظین سامان کو بھی جوش آگیا اور انہون نے ایسی لے دے کی کہ ڈچون کو حواس باختہ کردئے - وہ سامان رسد کو اوٹھا نسکے مگر انہون نے آدھا تو اوسمین سے پھونک ہی ڈالا - خدا خدا کرکے آدھا سامان بچا - اسوقت کیلئے یہی غنیمت ہوگیا - اس جنگ مین بیچارے بہادر تو عدم آباد کو سدھارے اور ۲۳ فلاباز ہی کھاکے رہگئے اونمین سے بعض سفر عدم کیلئے کمربستہ ہین - ڈچون نے پھر ادھر کا رخ باندھا ہو مگر ابتو ہماری فوج بھی تنگ مجبور ہو چکی ہے -

ڈکیر فیصلہ نکریگے

پارلیمنٹ کے بعض ممبر صلح کل یا صدل بھی سے زیادہ ہین جو وقتاً فوقتاً ڈچون کی طرفداری کرتے رہتے ہین - اونکی غرض کوئی خاص نہین - اونکا خیال صرف اسیوجہ سے ہمدردانہ ہے کہ اب ڈچون کو بہت کچھ سزا مل چکی - تقریباً کل ڈچ خانمان برباد ہوگئے - انہون نے جو استغنا نیز تحقیقات چاہا تہا وہ اونہی کے منہ پر پڑگیا - گورنمنٹ کو انکو زیادہ گوشمالی کی ضرورت نہین اسلیے وہ چاہتے ہین کہ اب اونکا پیچھا چھوڑ دیا جائے چنانچہ لارڈ کمبرلی نے اونکے لیے سر اجلاس سفارش کی کہ بس اب لڑائی کیلئے ہلٹ بولدینی چاہیے اور ڈچون کو آزادی بھی دیدینی چاہیے - لارڈ سالسبری کے جوش و خروش کا بھلا آجکل کیا ٹھکانا ہے انہون نے گرجکے جواب دیا کہ نہین یہ بات ہرگز نہین ہوسکتی - ہماری فوج نے مرکب کے تو ڈچون کی گردن دبوچی ہے - ڈچون کو شروع جنگ مین ہار سمجھایا گیا اور اطاعت قبول کرنیکی ہدایت کیگئی مگر اوسوقت اونکے دماغون مین جہالت کا نشہ گھسا ہوا تھا انہون نے ایک نہ سنی - اور ہمکو طرح طرح کی مشکلون مین پہنسایا - ہماری فوج نے مفت اور جانفشانی سے سب سوئیان نکالدی ہین صرف آنکھون کی باقی رہگئی ہین تو اب ہم کیسے منظور کرسکتے ہین کہ ڈچ پھر اونہی کے حالپر چھوڑدین - وہ بدباطن ہین خود مختار ہو کر اپنی حالت درست کرچکے جب خدا بھی وہ سنجھ لین گے ضرور ہیر پھیر کرینگے ہم اونکو مطلق آزادی تو کیا کسی قسم کی آزادی بھی نہین دیسکتے اور یہ ہوشمند ہونا چاہیے کہ اگر کسی دن سلطنت کے حفاظت کے اندیشہ سے ڈچ کی سفارش کیگئی ہے تو نرمی سے پھر بھی کچھ نہین کرینگی سلطنت انگلشیہ اونکی

معرکہ آرائی

چپ چپ ڈیر اینڈ گپل گپل ہیر ڈپارٹمنٹ

Chup Chup there and Gapool Gapool here

ارے بھئی خیر تو ہے کہ آج صبح ہی صبح یہ کیسی چپ چپ ڈیر اینڈ گپل گپل ہیر ڈپارٹمنٹ بنتے ہو کہیں آپ ولایتی بیٹ تو نہیں کھا گئے ہیں۔ واہ حضرت آپ بھی عجیب آدمی ہیں کہ بدولت سے فرماتے ہیں ولایتی بیٹ تو نہیں کھا گئے ہیں۔ اجی حضرت ولایتی بیٹ تو آپ کھا گئے ہوں گے یا آپکے اور کوئی بس بس ایسے گستاخ کلام مجھ سے نہ فرمائیے۔ ورنہ اچھا نہ ہوگا۔ ایجناب کا ناحق ہوگا اور آپ کا گریبان ہوگا۔ یہ تو کہا آپنے مجھکو نیچری بنا دیا۔ یا بیشتر نیچر گزٹ علی گڑھ گزٹ یا ایڈیٹر پیسہ پیسہ اخبار تصور فرمایا۔ جو فوراً معترض ہی زبان جاری ولایتی بیٹ کھا گئے۔ جناب من خیر جو ہوا سو ہوا۔ معاف فرمائیے آئندہ ایسا ناشائستہ کلام زبان سے نہ نکلیگا۔ آپ تو ذرا سی بات پر ایسے اینٹھ گئے جیسے برف خانے کا جوہا۔ اتنے تو پہونچا۔ اوہو یار۔ اچھا اب یہ تو فرمائیے کہ چپ چپ ڈیر اینڈ گپل گپل ہیر ڈپارٹمنٹ کیا تماشہ ہے۔ جناب من ابتدا ہی سے دریافت کرنے سے کیا غرض ہے۔ لیس ایسی ہی قدر کی ہے سنئے۔ ورنہ آپ بھی ولایتی بیٹ کھا جائیں گے۔ اور جنت میں نیچرستان علی گڑھ کی سیر ہوگی۔ حضرت والا۔ آپ کچھ بھی سمجھ سکتے۔ میں اسکا مطلب دریافت کرکے رہونگا آپ مجھ کو بتلائیے۔ اور ضرور بتلائیے۔ ورنہ ہر نیچریت کے مرض کی دوا ہے تو یہ دعا منہ رجنہ ذیل مجھ کو یاد ہے جو کہ مولانا جامی علیہ الرحمۃ نے خاص اہل دولت ہی کے واسطے کئی سو برس پہلے گڑھ رکھی ہے۔ ہاں جناب وہ مناجات تو پہلے مجھکو سنائیے۔ بعدہٗ اسکا کل بالتصریح مطلب سنا دیا جائیگا۔ اجی حضرت یہ غیر ممکنات سے ہے پہلے سوال میرا ہے اسکا جواب ارشاد فرمائیے بعدہٗ مناجات سنانے میں بھی کچھ تامل واقع نہوگا اور اسی مطلب کا نہ پیر پلا اثر بھی مناجات کے پڑھنے سے فوراً زائل ہو جائیگا۔

واہ حضرت آپنے خوب درست فرمایا۔ درحقیقت ہونا بھی ایسے ہی چاہیئے۔

خیر جناب اب اسکا مطلب سنئے۔ چپ چپ ڈیر اینڈ گپل گپل ہیر ڈپارٹمنٹ اقوام اولی کا ایک اعلیٰ ذخیرہ ہے۔ سادہ شرفاء ذلت و خواری کا ایک ادنیٰ وظیفہ ہے۔ شعبدہ بازی کا ایک بڑا ٹکا ہے۔ فتنہ پردازی کا ایک تیری چمکتا ہے۔ نیچریت کا پایۂ اثبات۔ دہریت کا ذریعۂ منفعت۔ کوٹ پتلون کا ایک سبز باغ۔ ترکی کیپ کا ایک سرخ ایاغ۔ نئی روشنی کا ایک اندھا فانوس۔ نئی تہذیب کا ایک پرانا دقیانوس۔ جور و ستم کا تیز بھالا۔ رشوت ستانی کا عمدہ وکر ہے۔ نیشنل ڈپارٹمنٹ کا پریسیڈنٹ آکسفورڈ چیمبر ڈپارٹمنٹ کا کاغذی انڈینٹ۔ اسکا علم بے علمی۔ اسکا ادب بے ادبی۔ اسکی قدر بے قدری۔ اسکی شرافت۔ رذالت۔ اسکی دانشوری حماقت۔ اسکی ہدایت ضلالت۔ اسکا مذہب لامذہبی۔ اسکا دین بے دینی۔ اسکا اسلام کفر۔ اسکا خدا خودی۔

الحاصل اس کے طرق و معاملات و سیاسی برتاؤ ہیں۔ جو کہ حیطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہیں واہ حضرت واہ اسکا مطلب کیا ہے کہ شیطان علیہ اللعنۃ کی دہنی ہی اٹنٹ۔ اللہ اسکی اور اس کے مطلب سے بھی معصوم و مامون رکھے۔ بس خاموش ہو جائیے۔ میں نہیں سننا چاہتا۔ مفت میں آپکا بھی مغز خالی ہوتا ہے۔ اور میں بھی پریشان خاطر ہوتا ہوں۔

خیر اب وہ مناجات سن لیجئے۔ اور ان مزخرفات سے توبہ کیجئے۔

مناجات بجہت دفعیہ بلائے نیچریت

الٰہی غنچۂ امید بکشا
بخنداں از لب آں غنچہ باغم
درین محنت سرائے بے مواسا
ضمیرم را سپاس اندیشہ گردان
زلعتو یم خود بہر ورزیم بخش
ولے وادی زگو ہر گنج بر گنج
گکشاری نا زصبح مراتاف
ز شعرم خامہ را شکر زبان کن
سخن را خود سر انجامے عنایت
درین خمخانۂ شیرین فسانہ
حریفاں بادہ ہا خوردند و رفتند

بہ نعرہ ہا افگن نیچری را
مکن چون نیچری زادہ دو دام
دو دو دہر نیچری ہر سو بگاسا
پے نیچر ز بانم تیشہ گردون
بہ بحث نیچری غیر وہیم بخش
کہ از وے نیچری ارادہ بل سیخ
از و شد بند لطف نیچری صاف
بجنبش نیچریان تر زبان کن
فدان خر نیچری نے نماند
ہی یا ہم طریق نیچر از
غم ہر نیچری بردند و رفتند

ز بیم نیچری زین بزم خالے
بجز ہر نیچری کجیئے خلاے

راقم

خندۂ عشرت دل زخم نمکدانست اینجا
قلقل شیشہ ز بانگ شکست اینجا

بقلم

عبقری بریلوی
از شہر کہنہ بانس بریلی۔

یکے ہمی رود و دیگرے ہمی آید

جنابِ پنچ بہادر دام دولتہ

تسلیمات کے بعد عرض ہے کہ جاتا ہوں - بھئی واہ آپ آدمی ہیں یا آدم زاد نہ آتے ہیں نہ جاتے ہیں - اس طوفان روانگی کا کچھ کنارہ ہی نہیں - آتے تو ہو تو پوچھو - بولو کیا ہو غضب شب گنو سنا - بندہ جاتا ہے جی حضرت جاتا ہوں - ریل کا وقت قریب ہے - ع

پھر ملونگا اگر خدا لایا - میاں شہو ذرا عقل آمیز گفتگو کرو - جانے کیلئے سبھی کوئی آیا ہے مگر یوں تمہارے طرح کوئی بھی ع اور وقت نہیں جایگا - تم بھی عجیب ہیلے مانس ہو - آنے ہی زبان پر لاتے جاتا ہوں - ارے بیٹھو جاتا بس حضرت بس معاف فرمائیے بندہ درگاہ کسی وقت اور کسیطرح تک بھی نہیں سکتے سمجھئے گر دبائی جاتا ہوں لاحول ولا قوۃ کہیں سر پر بھوت اور پاؤں پر تیجرات تو نہیں سوار ہو گیا جو جاتا ہوں جاتا ہوں کی رٹ لگائی ہے - جی بھوت سوار ہوگا تمہارے نادہندوں سے چندہ باپ مانا فہم اور کنجوس مسلمانوں پر جو چندہ جاری ہوئے کو ثواب آخرت اور اپنی سعادت نہیں سمجھتے - توبہ توبہ - توبہ - تینوں سے بندہ جانے ہوئے کی خبر شایع ہو رہی اور پروز مضامین آپ خلوص دل سے لوگ سنا رہے ہیں مگر ہمارے ہندی بہائی اس کان سنتے ہیں اور اس کان اوڑا دیتے ہیں اور بعض حضرات کنجوس کبھی جو کیا فائدہ ثانی تو صاف صاف جواب بھی دے گزرتے ہونگے کہ ز مطلبی سخن ور ہیں است - ورنہ کیا وجہ کہ ایک صرف ہے ہی اسی سرقم فہرست میں نظر آتی اس سے تو معلوم ہوتا ہے - اون

حضرات پر دنیاوی بھوت ضرور سوار ہے جو آخرت کی خبر ہی نہیں لینے دیتا - تو بندہ جاتا ہے آیندہ اون حضرات کی تعریف کر دی جائیگی - جن کا اسم مبارک آپ کے پرچہ ۲۲ اکتوبر کے صفحی سود ہے میں درج ہے ایک ہفتہ کے لئے اور ڈوری ڈہیلی جاتی ہے - اسپر بھی اگر غوطہ مارے بیٹھے رہے تو مادہ ولت کاغذ کے ڈونگی پر سوار ہوکر سمندر کے فوراً ہی نذر نشین ہو جاوینگے اور کان پکڑ پکڑ پانی سے باہر نکال پھینکنگے دور ہی سے نظر آتے ہیں - ارے اتوبہ - توبہ آپکی گفتگو میں پھنس گیا - بالفعل صاحب جاتا ہوں - بہلا میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اس آنے سے تمہارے مطلب ہی کیا تھا - اس سے بہتر تو یہی تھا کہ آپ یہاں ہی پر بیٹھے بیٹھے لیڈ کیا کرتے - اگر قدم سر پر رکھکر تشریف کا شوق لاتے ہیں تو قیام سے اچھے دانہ گھاس کا معقول بندوبست کر دیا جاویگا قہ قہ قہ - حضرت مطلب تو خاص یہی تھا کہ آپ بہی دانہ گھاس میں شریک کیجئے - اچھا کوئی بدلی کر بیٹھ جائے اور سنئے ع یکے ہمی رود دیگرے ہمی آید - اتو سمجھ گئے ہونگے جاتا ہوں خدا کی پناہ ! اس تپلانے اور کھانے پر - ذرا سی بات اور اتنا طول - اگر صاف صاف ہی کہہ ہوتے تو کیا حرج تھا کہ پیر بجہر رخصت ہوئے اونکی جگہ پر مرزا حیرت تخت خلافت پر جلوہ آرا ہو گئے اور اون کی ڈگڈگی بجھی کر رہے ہیں - اور ہماری بہادر فوج نے طرابلس کے ایک مقام پر کو فتح کر کے آگے بڑہے کہ اور دوسرے بہادر لوٹ پیچھے سے اون کی جگہ پر دہم سے آ گئی - اسیطرح ایک کی جگہ ایک - ایک ہی جگہ ایک سر کی ہوگی کہاں گی اور ہماری بہادر فوج نے طرابلس کو ہماری بہادر فوج نے کسی سنائی - ابھی دیکھیا

اسنے ہاتھوں سے فتح کر لیا اور دشمن کے مقامات کو یکے بادیگرے قبضہ پر قبضہ کرنے لگے - اسیطرح ایک مقام اوڑنگہ سے نکالا دوسرا ہمارے بہادر فوج نے سانس لیا - اور اب یہی دنیا کی کیفیت ہے کہ ایک پیدا ہوا دوجل گئے دو چلد سے پانچ آگئے - غرضکہ ہزاروں باتیں اس جملے کے ثابت کرنیں موجود ہیں تم نے اب تک ناحق سمع خراشی کی اور اپنا بھی ہرج کیا -

قہ قہ قہ - اخ - اخ - اخ - تہو - تہو - تہو - جاتا ہوں آپ نہ سمجھے مطلب سعدی دیگر است - واہ ری ہنسی - واہ ری ہنسی معلوم ہوتا ہے کہ اوٹے پر کا تنبار بر کر رہا ہے - بہلا قہقہ مارنے کا کون موقع ہے ع مگر ہر کس بقدر ہمت اوست - اگر نہیں سمجھا تو آپ ہی سمجھا دیجئے - خیر بھلا ری دہن ! جی ہاں انشاللہ سمجھئے - کیا الٹی سمجھا دیں میاں کہتا ہوں کہہ دیجئے - سمجھئے بتاتا ہوں سنتے رہنا بہول نہ جانا - کیوں سنتے ہو - جی ہاں ہمہ تن خرگوش ہو کر سنتا ہوں آپ فرمائیے تو سہی - اچھا سنئے قہ قہ قہ - سمجھئے - کہئے - کہتے جاتا ہوں بات تمہارے احمق کی دم میں خدا اور وہ بہی خاص ولایت کا لمدار - لے تو بہ - توبہ کس احمق سے سابقہ پڑا ہے - ہنوز روز اول کا مضمون نہ تو یہی دنیا ہے نہ اپنے سنتا ہے - بس بس باقشنگی معلوم شد - اتنا صاف عرض کردم - روے سخن نہ شناختی - ہو - ہو - ہو - توبہ - توبہ - توبہ - چندہ مت ضایع کر دی کاکو خرد شناختی - اچھا اب ایک کام کرو آپ اپنا بوریہ بدہنا سنبھال کر چلتے ہوتے نظر آئے ورنہ صاف صاف کہہ سناتے - سو ہوا میاں پنچ ناخوش ہو گئے لے سن لو - کیوں سنتے ہو - نہیں - نہیں

ضرور گھسنو۔ ہاں گھسنے جاؤ۔ ارے گھسنو ضرور
گھسنو۔ بچے سود و دیگرے ہمی آید۔ کیا معنے۔
ہمارے تحصیل کا اولٹ پھیر سُن لو۔ پہلے
تحصیلدار تہو ہیں جناب سید بخشن لعل صاحب
نائب تحصیلدار تھے۔ حُسنِ انتظام کام کے
باعث پر منیجر نے آپکو تحصیلداری کا درجہ
عنایت فرمایا۔ اونکی جگہ پر منشی علی مراد صاحب
نائب تحصیلدار مقرر ہوکر تشریف لائے ڈیڑھ
دن کے بعد آپکو سوارام ہین خاندان خانصاحب
کے اجلاس میں جانا پڑا اونکی بجائے پر دلنواز
منشی ظہور احمد صاحب جلوہ افروز ہوئے ڈیڑھ
ہفتہ کے بعد آپکو بھی کردی ضلع باندہ کے اندر
کے بہیٹر کے درمیان جانا پڑا۔ اون کے جانے
کے بعد جناب منشی سید محمد اکبر صاحب پسر سید
احسان علی صاحب تحصیلدار پنشن یافتہ ساکن
دراگنج متعلقات الہ آباد تشریف لائے۔ مہوبی
ضلع جھانسی سے ابھی حضور سے بعد سے
طور سے تحصیل کو ملاحظہ نہیں کیا ہے کہ سُنا
جاتا ہے آپ بھی بدل جاوینگے۔ تحصیل چائل
الہ آباد کے بیچوں بیچ۔ اور چائل سے کرتی
ددہرے صاحب نزول اجلال فرمانے والے
ہیں۔ مگر یا رب گورنمنٹ کرے یہ خبر غلط ہو۔ کیونکہ
منشی صاحب موصوف بڑے مستعد اور کام کاج
میں۔ اور اسی تحصیل کے لائق بھی ہیں اس تحصیل
میں کام بہت ہے اور بفضلہ آپ ہر طرح محنت
کر برداشت کئے ہوئے ہیں۔ اور پیچھے کی
گریمی گئی کو اپنے محنت اور مستعدی کے مقابلہ
میں کچھ نہیں سمجھے۔ خیر اور زیادہ نہیں تو کم سے
کم جبتک اینجانب اس تحصیل میں زندہ ہیں
آپ کو یہاں ضرور ہی رہنا چاہئے۔ بعدہٗ ہماری
سرکار بہادر جہاں چاہے آپکو ٹیک دے یعنی تبدیل
کردے۔ آیندہ مرضی گورنمنٹ از ہمہ اولیٰ ہم
خیرخواہوں کو بجز یہ کہنے کے اور کچھ چارہ نہیں
ہے۔ ع سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ سرکار میں
آئے۔ علاوہ برین اوپر اسکے جیسے منشی
صاحب کی عالی ہمتی و عالی خیالی و عالی حوصلگی
مشہور ہے ویسے ہی آپ بھی ہمہ تن مصروف
رہتے ہیں بلکہ اب مورخ بھی کہنے کا ہے
ع وزیرے چنین شہریارے چنان۔ رعایا کو
چاہئے کہ گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرے اور خیرخواہ
اسلام اوسوقت شکریہ ادا کرینگے جب نائب
صاحب وغیرہ عملے چندہ حجاز ریلوے میں شرکت
حاصل کرینگے خدا کرے ہمارا یہ بے تکا منشی
مسلمانوں کے دلمیں برقی قوت پیدا کرے اونکو
دبیر ظاہر و باطن چندہ حجاز ریلوے میں روانہ
کرینگے۔ ہم اپنی سرکار بہادر کے ہمیشہ دعا گو رہے
ہیں اور رہینگے۔ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ
چندہ میں شامل ہونے سے سرکار ناخوش ہوگی۔
ارے صاحبو آپ ایسا خیال کیجئے ہماری سرکار
بہادر تو اور خوش ہوتی ہے کہ ہماری رعایا جب
حج کو جاتی تھی بدؤوں کے ہاتھوں ہلاک ہوجاتی
تھی اور سب مال اسباب وہ لوٹ لیا کرتے
تھے اب یہ ریل جاری ہونے سے ہماری ہند
رعایا اوس آفت سے محفوظ رہیگی۔ ایسی باتوں
سے ہماری سرکار بہت بہت خوش ہوتی ہے
کیونکہ رعایا پروری اونکا جزِ اعظم ہے۔ بس
کوئی صاحب یہ خیال نہ فرماویں۔ اور لطائف
الحیل نہ کیا کریں چٹ پٹ جو کچھ ممکن ہو خیرات
کر ڈالیں یا رب اپنی حبیب کے طفیل سے مسلمانوں
کو حوصلہ دے شرکت چندہ حجاز ریلوے میں آمین
یا رب العالمین آمین۔ آمین۔ آمین۔
الراقم۔ منصور دل سے نکالا ہی ہی۔

تھوڑی تھوڑی ہے خصاصت باقی

بھلم

شیخ جی آئے میخانہ میں۔ دلہن کرکچہ ہو محبت باز
راست گفتار۔ بنی صلعم کا زوار۔ قیامت تک
از سرا پا تہو۔ الہ آباد۔

رجبی شریف کا دہوم دہام اور جوشِ اسلام!

خیرخواہ اسلام میاں پنچ بہادر صاحب سلام اسلامنہ
شنبگی ارے تو بہ اُس پر تو آپ کہیئے تو بہ
دنی "حضرت سلامت تسلیم کے بعد مبارکبادی
لیجئے۔ میاں کیا کہتے ہو اس زمانہ میں مبارک
باد کیسی دیکھیں اٹاوہ شریف کا گذشتہ واقعہ
تو نہیں یاد ہوگیا؟ مبارکبادی کا نمونہ مثبت ہو
رہا ہے۔ تو بہ تو بہ کیجئے تو بہ ہمارے ہیڈ مگ
کا رخ ملاحظہ فرمائے کہ کس طرف رہ گئے ہیں
ہے "بھلا اٹاوہ والے سے آپکو نسبت ہے
کیا۔ جو خیرخواہ کو مبارکبادی کا قشقہ آپ کے
پیشانی پر کھینچا جاسکے۔ تظاہرا تو آپ اوسطرف
رخ کرکے اشتنجا ہی کرتے ہونگے۔ باطن کی
کیفیت سے اللہ میاں کو واقفیت ہے مگر آپ
کی زندہ دلی سے گمان غالب ہے کہ ماضی حمایت
عالی ہو کیونکہ جو آپ کی لڑائی ہی میں نکالا ولی شکل
صاف صاف ظاہر کررہی ہے کہ حضور بھی شریفوں
کی چٹی سے شکار کھیلتے ہیں ورنہ مبارکبادی
کے بابت کے بالک آپ اوسطرف کیوں پھیر لیتے
خیر اس سے ہم کو کچھ واسطہ ہی نہیں ہے
ابھی آپکا سن ہے خوب کھیلئے کہاتے آیندہ
خدا سلامت رکھے تم کو اور ہمارے شریف زادوں
کو ایسی ویسی مصالحہ در مبارکبادی آپ سنتا ہی

کرینگے۔ ہماری مبارکبادی نوونن ہی نرالا ہے
اور ایسا انوکھا ہے جیسا تمہارا پرچہ جس کو آج
تک لکھنوی آتشباز نے بھی نہ دکیا ہوگا۔ جس
وقت ہم اس مبارکبادی کے قلعہ مین فلیتہ لگائنگے
کے چارون طرف سے مرحبا مرحبا کی آواز آنے
لگیگی آپہوا۔ ہمارے تمہارے مخالفون کے
تو ندسے جدا کی اللہ۔ سبحان اللہ کی آواز بلند
ہوجائیگی۔ اوہو! یہ تعریف بے تعریف اچھا اب مادہ
استعمال نہ دلائے جو کچھ کہنا سننا ہو مونہہ بند کرکے
کہہ سنائیے تو آپ بھی کان بند کرکے سن لیجئے
دن دنا نا نا دن یا درشت اپار جشت اجی یہ
دنا کا چہ معنی دارد۔ ترتہ قہ یا خبط الحواس ایا یہ
تعجب چہ کنی است کہ پیش شما بہ آید۔ حالانکہ آپ
جانتے ہین کہ یہ وہ ماہ مبارک جسمین ہمارے
حضور پر نور سرور عالم مفخر بنی آدم حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جلشانہ نے عرش
اعظم پہ بلایا اور قاب قوسین اوادنی کا خطاب
عطا فرمایا اور عنایت کیا وہ مرتبہ جو کسی پیغمبر کو عنایت
نہ ہوا تہا اور نہ ہوگا لیکن کیپ اسپر بہی انجان ہو
جاتے ہین۔ بندہ خدا یہ کیا انجانی ہے اور یہ
کیسی نادانی ہے جسے دیکہہ کر ہم کو بہی حیرانی ہے
اہا ہا! اب خیال ہوا تو ساری کیفیت بیان فرمائیے
اور ہمین بہی مطلع فرمائیے ہم تمہاری طرح تجاہل
نہیں ہین بدوست خود وہان کرڈالینگے ہم سب
مسلمانون کو یہ خوشخبری سنا ہینگے اور اس کے
بدلے آئندہ جا بجا کے سنہ ہی مسلمانون سے
اسیطرح مبارکبادی کا ثمرہ پائینگے اچہا ملاحظہ
فرمائیے ۲۷ رجب المرجب کو ہماری تحصیل
سرسنو کے مسلمانون نے حضور رسول صلعم کی
بہی شریف کا وہ دہوم دہام مچایا کہ جسکی بدولت
تحصیل کے گردا گرد نور برس رہا ہے۔

اس محفل اقدس کے ہیڈ انجینیر ہمارے برادر عزیز
مولوی احسن اللہ صاحب سب ہے جنہون نے
چار روز پیشتر سے تمام روشنی کا انتظام کیا
تہا محفل اقدس کے اندر آنے کا راستہ جنوب
سمت سے رکہا گیا تہا اور ایک سمت دکھن
جانب مکان مولوی صاحب موصوف کا ہے
اور برآمدہ چوب کا پر تکلف شامیانہ تانا گیا تہا
جسمین انواع واقسام قسم کے خوشنما آلات اس
ڈہنگ سے لگایا گیا تہا جیسے آسمان پر چاند
تارے خوبی کے ساتھ موجود ہین۔ اور اون ہی ہین
راستون سے دو رویہ سڑک بنائی گئی تہی جس
مین دو رویہ روشنی ہو رہی تہی معلوم ہوتا تہا
کہ چہ لکیرین روشنی کی ہین داہنے اور بین
بایین اوپر نیچے چلے گئے ہین چالیس پچاس
قدم کے فاصلہ پر ایک ایک مصنوعی پہاٹک
بنایا گیا تہا جس کے اوپر خوشنمائی نہایت حسین
اور رنگیلی آواز مین الاپ رہی تہی کہ دربار
عام گرم ہوا اشتہار دو۔ جن دلبر سلام کو آمین
پکاردو۔ اور ہر پہاٹک کی پیشانی پر اوپر والا شعر
نہایت خوشخط تحریر تہا اور محفل اقدس کے
اندر ایک چوکی آراستہ کرکے رکہی گئی تہی
جس کے سامنے ایک سفید چادر فرش پر بچہائی
گئی تہی اور اوس چادر پر ہر طرح کے پہول
بچہے ہوئے تہے اور دونون بازو مین نہایت عمدہ
چراغون کا گلدستہ رکہا ہوا تہا۔ اور ہر طرح
کے تکلفات سے محفل اقدس کو آراستہ و پیراستہ
کردیا تہا۔ مختصر یہ کہ شب معراج کا نمونہ صاف
صاف یہ محفل اقدس تہی۔ ۹ بجے شب کو تما
معراج شریف بیان ہونے لگے۔ جیسے ہی مولوی
صاحب موصوف چوکی پر تشریف لائے کہ
اودہر پانچ عدد گرز دنا نا نا دن سے چہوٹے

نصف بیان مولوی صاحب نے ختم کیا کہ گرز نے
آپ کو ستایا مجبوراً آپ تخت سے زمین پر کود
پڑے اسکے بعد مین آدمی جن کو آپ بہی نہ
جانتے ہونگے مسند نشین ہوئے (اون مین
سے ایک صاحب کرسی شریف مین بیٹھے ہو
ہین اور دو صاحبون کو مین نہین جانتا) بڑے
اس محفل اقدس مین تحصیل کے عملے ہندو مسلمان
حتی کہ ہمارے تحصیلدار صاحب بہادر یعنی
جناب سری کرشن لعل صاحب تحصیلدار دام اقبالہ
رونق افروز تہے اور نہایت شوق سے ذکر
خیر دونون کان سے سنتے تہے۔ غرض قریب
۱۲ بجے شب کو میلاد شریف کا بیان ختم ہو کہ جب
اس کے بعد میان قوال صاحب اپنا طنبورہ
لیکر تشریف لائے اور سنے لگے راگ ملار اون [illegible]
الاپنے غرضکہ ایسے آئے وا آپ ہے وا [illegible]
کر کہیان تک خاموش ہو گئین پہر آپ بہی دو گہنٹے
کے بعد رفو چکر ہوئے اس کے بعد پہر وہی
دنا نا نا دن ہونے لگا۔ کہان تو محفل مین معلوم
ہوتا تہا کہ خوشبو کا سمندر بہہ گیا ہے اور کہان
اس گرز کے دہوئین سے معلوم ہونے لگا
کہ آتشباز کی روح کا بگولہ اڑ رہا ہے ہین (خیر یہ بہلی
تہی گرز دو چہوٹنا چاہتے تہا) اب اس کے
بعد شیرینی تقسیم ہونے لگی مٹی کے پیالے
مین پر زبان تا لب بہری ہوئی اور اس قسم
بہری تہی جیسے ماش کی دال پر سنہری بہری
رہتی ہے غرضکہ حلق کے نیچے شیرینی کا جانا
معلوم ہوتا تہا۔ فی کس ایک ایک تشتری رکہی
اوس کے بعد خاص خاص لوگون کے کہانے
کا انتظام کیا گیا تہا۔ منجملہ سب صاحبون کے
بندہ بہی تہا جب سب لوگ ترقل ہوا اٹہ شریف
کا وظیفہ پڑہ رہے تہے۔ اور بندہ چپکے سے

آنکھ بند کر کے مراقب کے اندر تشریف لیگئے اور بامعہ مہمانخانہ کے بچون بیچ جاؤ بیٹھے سوبان جا کر کیا دیکھتے ہین کہ دو دو مطبخ پڑے خرخر ہو رہے ہین بس پھر کیا تھا جھٹ پٹ ہر ایک دیگچون مین سر ڈال ڈال کر اوڑانا شروع کردیا اور جب خیالی شکم خیالی پلاؤ سے خوب سیر ہوگیا تو خواب مین گھبرا کر جناب نائب صاحب بہادر کے یہان روانہ ہوگئے۔ یہان آئے تو قسمت سے نائب صاحب کھانا کھانے جانے سے تھے۔ کھانا منگوایا۔ اور فرمانے لگے سرآؤ میں نے کہ جناب مین خوب کیا چکھا۔ اب نوش فرمائیے۔ ابھی تو مولوی احسن اللہ صاحب اور فرق امین صاحب کا آدمی بھی آتا ہوگا کیونکہ مین قصر کے اندر کھانا کھا کر چلا آیا ہون اونکو معلوم نہین ہے ابھی ضرور جا نا پڑیگا تو پھر دو چار چپاتیان کھانا ہی ہوگا۔ نائب صاحب نے اصرار کیا پھر بندہ درگاہ کب چوکنے والے تھے۔ ع باؤن دھو کر بیٹھ گئے اور دس بیس چپاتی اوڑا گئے اور وہان کے واسطے بھی کچھ جگہ باقی رکھا اور کھا پی کر چیت ہو رہے اور لگے خواب دیکھنے کہ کوئی صاحب فرماتے ہین اوٹھو کھانا کھاؤ جناب ہین ہوچکا تو صبح کے گھنٹے کی آواز جن ۸ بجنے کی آرہی تھی جھٹ پٹ بے باؤن گاڑی یعنی بائیسکل پر سوار ہوا اور پہ جاوہ جا تو دو گیارہ ہوئے مقام مقصود پر جا پہنچے غالباً اب آپنے مبارکبادی کا سبب سمجھ لیا ہوگا۔ اب تفصیل سے مسلمانوں مین جوش اسلام پیدا ہو چلا ہے حضور سرور کائنات پر جان و مال زر وجواہر نثار کرنے لگے چنانچہ رجبی شریف کی دھوم دھام جوش اسلام کو ثابت کر رہی ہے اور آئندہ اس سے زیادہ جشن ہوگا بشرطیکہ

اس رجبی کی تاریخ الہ آباد کے رجبی شریف کی تاریخ سے بعد قرار دیجاوے تو اوسمین جناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب قادری عفی اللہ عنہ تشریف لاسکتے ہین۔ بس کیا عجب ہے کہ تحصیل کے صاحبان اسلام تھوڑا تھوڑا چندہ حجاز ریلوے مین چلتا کرین کیونکہ یہ بھی سرور عالم کی خدمت مین پہونچ جانیکا عمدہ ذریعہ ہے۔

الراقم

خدا کرے ان جوتیں کا سلسلہ چندہ تک پہونچے

بسمل

راست گفتار۔ قیامت نگار

جان نثار قوم

حامی اسلام۔ حضرت پنچ بہادر۔ حجاز ریلوے کے بارہ مین جو ایک عرصہ سے آپ مضامین لکھکر لوگون کو جوش اور چندہ کی رسیدین شایع کر کر کے غیرت دلا رہے ہین شکر ہے اون تحریرون کا اثر ملا ملا حیدرآباد پر بھی پڑگیا۔ حیدرآبادی پانی سے گو کہ رگین ڈھیلی پڑگئین مگر فوجی محکمہ مین اب بھی ہزارہا لمبے بوڑھے اور جوان موجود ہین کہ خدا کے فضل سے جن کی اسلامی رگ ذرا بھی ڈھیلی نہین پڑی۔ اسلامی کامون کے لئے وہ ویسے ہی گرما رہے ہین جیسا کہ سچے مسلمانون کو ہونا چاہیے۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ عالی حوصلگی کو کام نفرمائین۔ مگر بیچ پوچھو اونکے لئے وہ ہی عالی حوصلگی ہے بقول شخصے ع جو دہر کس بقدر ہمت اوست۔ فوجی سپاہی اگر آنے دو آنے ہی کی ہمت کرلین تو مان کر ہان کیطرح وہی بہت سمجھ لیئے جاسکتے ابھی تو قلعہ گولکنڈہ کی فوج مین حرارت پیدا ہوئی ہے۔ جناب عباس علی خان صاحب سکنڈ کمانڈنگ افسر جو ۲۰ سال تک پنچ بہادر کے خاص

خریدار بھی رہ چکے ہین) اس کا خیر مقدم کی جانب کوشش کر رہے ہین اور وہ خود بھی معقول رقم اسمین شریک کر چکے چندہ کی فہرست تیار ہو کر منظور کیا جا چکی ہے۔ جسمین سپاہیون نے رقمین بھی مانگی ہین۔ یقیناً تنخواہ پر سب وصول ہو جائینگی۔ یقین ہے کہ کپٹن نواب عثمان جنگ بہادر کمانڈنگ گولکنڈہ لانسرز اور کپتان نواب قربان جنگ بہادر کمانڈنگ پلٹن قلعہ اور مرزا احمد بیگ خانصاحب سکنڈ کمانڈنگ پلٹن وغیرہ اس کار خیر مین عالی حوصلگی سے کام لیکر ایسی معقول رقمین دینگے کہ حق یہ ہے کہ سارا حیدرآباد غیرت کھا جائیگا افسوس ہے کہ سوائے گولکنڈہ لانسرز کے اور کسی فوجی محکمہ نے کمر ہمت نہین باندھی حضور نظام کی اگر کل فوج ایک ایک روپیہ بھی الگ کرکے دیدے تو چندہ کی معقول رقم ہو سکتی ہے۔

چندہ تو خیر انشاء اللہ جمع ہو ہی جائیگا مگر ابھی یہ معلوم نہیں ہوا کہ یہ حضور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کی خدمت مین کسی کی معرفت جائیگا۔ بیشک اونکو اپنی رقم کا اختیار ہے جسکی معرفت بھیجنا چاہے جس کو دیدین مگر میرے نزدیک تو مناسب یہی ہے کہ یہ چندہ بھی پنچ بہادر کی معرفت ہی بھیجا جائے۔ گو کہ حیدرآباد مین مولوی عبد الحلیم صاحب نے اسکا سلسلہ قائم کر رکھا ہے۔ اور اسمین بھی شک نہین کہ وہ نہایت نیک دل اور ایماندار شخص ہین مگر حیدرآبادی فوج کی رقم تو پنچ بہادر کے ذریعے سے مین جانی چاہیئے تاکہ وہ اس کے متعلق ایک زوردار آرٹیکل لکھکر اور اسلامی ریاستون کی رعایا کو غیرت دلائین اور تمام چندہ دینے والون کے نام شایع کر کے دنیا پر ثابت کردین کہ مسلمان فوج مین بھی ایسے اسلام سے خارج نہین ہو جاتے اور نہ وہ ایسے لکھے ہو جاتے ہین کہ جنکو اپنی قوم کی بہبودی اور خیرخواہی کا ذرا بھی خیال نہ رہے۔ اگر یہ رقم اور کسی کو دیجیگئی تو بس یہی ہوگا کہ کسی وقت اردو گائیڈ ٹکسالی لفافہ چھاپنے پر بھی ... حاصل نہ ہوگا اور لوگون کو بھی کچھ نہ کچھ غیرت آئیگی

جاسوسوں کی رپورٹین

سینٹ پیٹرزبرگ سے رپورٹ کرتا ہے کہ
روس ۱۴ برس ماہ حال کو شانتنگ اور کیون چو
جرمنی کے حوالہ کریگا کیونکہ جرمنی روس کے وہ
مصارف ادا کرنے پر راضی ہے جو اسے اس
ریلوے پر قبضہ کرنے میں ہوئے تھے۔ روس
کی یہی شرط تھی کہ جو مصارف مذکور ادا کرے
گا اوسے ہم ریلوے کے اختیارات دیدینگے۔
بیان کیا جاتا ہے کہ یانگ تنگفو کے مغرب
مین ۲۵ میل پر ۴ جرمن کمپنیوں کو دشمنوں نے
بری طرح گھیر رکھا ہے ۸ ورنا فرنچ کمپنی انکی
امداد کیلئے روانہ ہوئی ہے۔
براکٹ ہورسٹ سرویٹ کے قریب جنرل
بالگیٹ کی فوجوں حسب ذیل نقصان ہوا۔ یکم
ویسٹ رائڈنگز کے کرنل لائڈ مقتول اور ۹
افسر مجروح ہوگئے کرنل لائڈ مقتول بڑے مشہور
افسر تھے اور کئی لڑائیوں میں انہوں نے شہرت
حاصل کی۔ ۵ لڑائیوں میں انہیں تمغے حاصل
ہوئے۔ اور بعض اضلاع ساکین کے گورنر بھی
مقرر ہو چکے تھے۔
آج وہ ہے کہ یانگ تنگفو کے مغرب مین
جرمنوں نے ۲ ہزار ۱۰۰ باکسروں سے مقابلہ
کیا۔ ۲۰ جرمنی مقتول اور کئی مجروح ہوگئے۔
روس نے جنوبی ایران مین کئی نئے
سفیر مقرر کئے اور کوساک کی فوج میں اضافہ
کی بحث ہو رہی ہے
لارڈ کچنر بلوم فونٹین سے تار دیتے ہین
کہ جنرل ناکس اتوار کے روز ون برگ جنیو لی کو
شمال میں ۵ میل پر مسٹر فیلڈ سیدار کی فوجوں کے
مقابلہ کرتے رہے سڑکوں کیواسطے بہت سا
سامان رسد تھا اور وہ آریج ریور کیطرف بڑھ
رہے تھے۔ ڈچ پسپا ہوئے اور شمالی مشرق
کیطرف لوٹ گئے۔ ہماری فوج بھی اون کے
تعاقب میں ہے۔
بیس سپاہیوں کی ایک ڈچ فوج نے
لیڈی سمتھ کے قریب بہت سا سامان لوٹا۔
اور مالکوں کو سخت تکلیف پہنچائی۔
واشنگٹن کا ایک تار مظہر ہے کہ پیکن
کے تمام وزرا ایک تصفیہ پر راضی ہیں اور مسٹر
کونجر کو اسپر دستخط کرنے کا اختیار دیا گیا ہے
کہا جاتا ہے کہ اس معاہدہ میں یہ شرط بھی ہے
کہ خطاوار سرکاری عہدہ داروں کو جہانتک چینی
گورنمنٹ کے اختیار مین ہے سخت سے
سخت سزا دیجائے۔ مشنریوں کے متعلق یہ شرط
ہے کہ گورنمنٹ کو باضابطہ طور پر اپنی خطا کا اقبال
کرنا پڑیگا۔
تنگفو سیانگ جسکا نام ابتک سزا
پانیوالوں کے فہرست مین درج نہین ہوا ہے
اپنے اعلیٰ عہدے سے برطرف کردیے گئے۔
اور او نہین حکم ہوا ہے کہ اپنی فوج مین سے
باستثنا ۵۰۰ سپاہیوں کو برطرف کردے اور
باقیماندہ فوج کو کانسو لیجائے۔
پیٹرسبرگ اور روستنبرگ کے درمیان
جنرل ڈیلاری کے ۵۰۰ سپاہیوں نے برٹش
سامان رسد پر سخت حملہ کیا اور آدھا سامان
جلا دیا۔ محافظین نے بڑی شجاعت سے دشمنوں
کا مقابلہ کیا اور آدھے سامان کو بچا بھی لیا
مگر ۱۵ مارے گئے۔ اور ۲۳ مجروح ہوئے۔
پیکن مین جرمنی کی شکست کے متعلق جو
افواہ مشہور ہوئی تھی وہ بے بنیاد معلوم ہوتی
ہے۔
لارڈ ایلجن (گورنر مدراس) مع بیگم صاحبہ
کے ہندوستان روانہ ہوگئے۔
ڈی لسٹ مع پیپلز میں ڈچوں نے جو برٹش
سپاہی گرفتار کئے تھے سب کو رہا کردیا مگر
افسروں کو رکھ لیا۔
جنرل ڈیویٹ شمالی علیوال کے قریب
پہنچ گئے ہین۔ اور علیوال کے محافظین نے
انکے حملہ کے دفعیہ کی پوری پوری تیاریاں کی ہیں
جنگ بوئر فوجی مصارف کا اندازہ ایک کروڑ
۸۰ لاکھ پونڈ لگایا گیا ہے۔
علیوال کا ایک قیدی رپورٹ کرتا ہے
کہ جنرل ڈیویٹ بڑی مصیبت مین پھنسے ہوئے
ہین اور ساحل کلیڈون کے جنوب مین ایک
توپ چھوڑ گئے۔ علیوال کا ایک بریگیڈ جنرل ڈیویٹ
کی چڑھائی کے قریب پہنچ گیا ہے۔
جنرل میکڈونلڈ نے فوج علیوال
کا کمانڈ لیا۔ جنرل ناکس ابتک ڈیویٹ کے
تعاقب میں ہیں۔ اور ڈیویٹ دریائے آریج
کو عبور کرنے مین ناکام ہوچکے باعث مشرق
کیطرف لوٹ رہے ہین۔ اس خبر کی تصدیق
ہوگئی ہے کہ جنرل ڈیویٹ نے اپنی شکست کے
بعد ایک کروپ توپ اور گولہ بارود کی گاڑی میدان
جنگ مین چھوڑ دی تھی اسپر برٹش فوج نے
قبضہ کیا۔
کل شب کو ہوس آف کامنز میں مسٹر چیمبرلین
نے بیان کیا کہ مجھے امید ہے کہ پارلیمنٹ کے
دوسرے اجلاس کے قبل از مفتوحہ اضلاع
مین ایک قسم کی سول گورنمنٹ قائم ہوگی۔ اور
سر الفریڈ ملنر اوس کے گورنر ہونگے۔
پیکن اور ہنگ کے ڈیوک اور یہ چیمبرز
صاحب نے استعفا دیدیا۔

آنریبل راجہ تصدق رسول خان سی آئی ای وائس پریسیڈنٹ انجمن تعلقداران اودھ کئے گئے۔

تجارت ایران کے لئے ترکی و بلوچستان کی راہ محفوظ و نزدیک و آرام ہے۔ تجار فائدہ حاصل کرین۔

حضور نواب صاحب رامپور نے ۳۲ ویں سال ہمایون فال مین قدم رکھا و دفاتر مین چار روز تعطیل رہی۔

مرادآباد مین بوجہ قصائیون کے دو گاؤن کے الگ رہنے کا جھگڑا طے نہین ہوا۔

امریکا کی مصنوعی ڈاکٹری ڈگریان حاصل کرنیوالون کی فہرست تیار کرنے کا برٹش گورنمنٹ نے حکم دیا۔

لندن کی جدید پارلیمنٹ مین ۳۳ وکلا ۔ ۹ اخبار نگار ۔ ۹ تاجران کتب ۱۰ ایڈیٹر ۔ ۳۳ تاجران شراب ۔ ۵ زراعت پیشہ ۔ ۱۳ مزدوری پیشہ ۔ ۹۰ سوداگر ۔ ۷ دلال ۔ ۳۰ دوکاندار اور ۲۲ ساہوکار ممبر ہین۔

چندۂ قحط کی شاخ پنجاب نے ہندو غیر ہندو کانپور کو ۵۰۰۰ روپیہ عنایت کیا۔

کوہستان کشمیر پر برفباری شروع ہوگئی۔

اہل بمبئی کیطرف سے مسٹر دادابھائی نوروزجی صاحب کو بصلہ خدمات ملکی ۲۵ ہزار کی تھیلی نذر کیگئی۔ علاوہ ازین مسٹر ممدوح کی رنگین تصویر وہان کے فرامجی کاؤس جی انسٹیٹیوٹ مین لٹکا یادگار رکھی گئی۔

رامپور کے پریذیڈنٹ نواب صاحب

مرحوم کی عالیشان فیاضی کے طفیل جامع مسجد دہلی کی مرمت مکمل ہوگئی۔

حیدرآباد نظام کے ڈپٹی کمشنر ملا عبدالقیوم خدمت سے ریٹائر ہوکر حجاز ریلوے کا چندہ جمع کررہے ہین۔ اس ریلوے پر ۵ کرور خرچ کا اندازہ ہے اگرچہ دولت عثمانیہ سے۔ اور باقی اسلامی چندہ سے پورا کرینگے سہ ہزار دستخطون سے حضور نظام سے التجا کی گئی کہ وہ بھی چندہ دین۔ اس پر انگریزی اخبار چونکتے ہین۔

نیلگری ریلوے سیلاب آبرسانی کی وجہ سے پھر بند ہوگئی۔ یہ مدراس کی کوہی ریلوے ہے۔

نوشہرہ درگائی ریلوے تیار ہے۔ ۲۰ دسمبر کو آخری معائنہ ہوگا۔ شروع سال سے افتتاح ہوگی۔

صاحب امیر کابل نے برٹش کی تازہ ایجاد کی بیشمار بندوقین ولایت سے منگوائین تیز چلنے والی توپین بھی بافراط بنوا رہے ہین۔ ایک اور جرمن ماہر نوکر رکھا۔

مسٹر جے ایم خورشید جی ڈپٹی کلکٹر دہانا نے ہائیکورٹ مین ڈیڑھ لاکھ کے نقصان کی نالش گورنمنٹ پر کی۔

بنارس کے اخبار کالید اس کے مقدمہ کی نگرانی ہائیکورٹ مین کیگئی۔ مثل مقدمہ طلب کی گئی ہے۔

الہ آباد یونیورسٹی نے امتحان انٹرنس کیلئے ۱۶ برس عمر کی قید قائم کی۔ خود ڈائرکٹر صاحب اسکے خلاف ہین۔

ملک یار خان ڈپٹی انسپکٹر پولیس قصور (لاہور) کو چیف کورٹ نے الزام رشوت سے بری کردیا۔ پہلے دو سال قید ۲ ہزار جرمانہ ہوا تھا۔ پھر ایکسال کم ہوا۔ اب صاف بری ہوگئے۔ مسٹر گرنٹ مسٹر بارکر اور مسٹر شفیع پیروکار تھے۔

امیر کابل نے مسٹر فلیشر جرمن ماہر کو توپ سازی پر نوکر رکھا۔ تنخواہ ۵۰۰ ماہوار سے ۲ ہزار کردی۔ ایکدفعہ ۵ ہزار روپیہ انعام دیا۔ پھر ۲۰ ہزار بخشا۔ اسکی کاریگری پر فریفتہ ہین خوب قدر کی۔ اور نہال کردیا۔

اخبار گلوب لندن نے مسٹر تلک سے معافی مانگی۔ تصفیہ مین ۵۰۰ روپیہ دیا اور کل خرچہ بھی دیا۔

کلکتہ کے اخبار ہتوادی کو بجرم لائبل ۲۰۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ بنگلور کے ڈیلی نیوز کو بھی اسی جرم مین ۲۰۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔

مسٹر سالڈ بانی انجمن برکان تبدیل آب ہوا کیلئے دنیا کا چکر کاٹینگے۔ ڈاکٹری مشورہ ہے۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۲ دسمبر	۱۷	۹	۱۱۰
۳ ″	۲۲	۱۰	۱۱۰
۴ ″	۲۲	۷	۱۳۷
۵ ″	۱۳	۱۰	۱۲۵
۶ ″	۱۲	۱۶	۱۱۸
۷ ″	۲۳	۹	۱۰۱
۸ ″	۲۰	۱۳	۱۲۵

مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبدالمجید فتح دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا